ڈاکٹر جمیل جالبی کی تدوینی خدمات

اشتیاق احمد
اسسٹنٹ پروفیسر اردو
گورنمنٹ اسلامیہ کالج قصور

EDITING SERVICES OF DR JAMEEL JALIBI

Ishteyaq Ahmad
Assistant Professor of Urdu
Govt. Islamia College,Kasur

Abstract

Dr. Jameel Jalibi is one of the most prominent figures of Urdu literature. He has written many books about the variegated aspects of Urdu literature. His scope of interest in literature is quite vast. One of those major aspects is his editing flare. He has compiled / edited four important books on classical literature. In this article, these books have been discussed in a brief but comprehensive way.

Keywords:

جمیل جالبی، محمد جمیل خاں، حسن شوقی، دیوانِ نصرتی، مثنوی، لاہور، علی گڑھ، سندھ، اسلام آباد، کلچر شناس، انجمن

ڈاکٹر جمیل جالبی کا شمار اردو ادب کی کثیر الجہات شخصیات میں ہوتا ہے۔ وہ نقاد، محقق، ادبی مورخ، کلچر شناس، مترجم، لغت نگار، مدیر اور بچوں کے ادیب کے طور پر پوری اردو دنیا میں معروف ہیں۔ اردو ادب کے مختلف موضوعات پر اب تک ان کی پچاس کے قریب تصانیف شائع ہو چکی ہیں۔

ڈاکٹر جمیل جالبی کا اصل نام محمد جمیل خاں ہے۔ وہ ۱۲ جون ۱۹۲۹ء کو علی گڑھ (بھارت) کے ایک معروف علمی خانوادے میں پیدا ہوئے۔ جمیل جالبی اعلیٰ انتظامی عہدوں پر فائز رہنے کے باوجود، علم و ادب کی سرگرمیوں سے متعلق رہے۔ انھوں نے تن تنہا متعدد علمی ادبی منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ (۱)

ذیل میں ان کی ایک حیثیت بطور محقق تدوین کا جائزہ اختصار سے پیش کیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں ڈاکٹر جمیل جالبی کی مندرجہ ذیل تصانیف شائع ہو چکی ہیں:

- مثنوی کدم راؤ پدم راؤ، انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی، ۱۹۷۳ء
- دیوان حسن شوقی، انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی، ۱۹۷۱ء
- دیوان نصرتی، قوسین، لاہور، ۱۹۷۲ء
- قدیم اُردو کی لغت، مرکزی اردو بورڈ، لاہور، ۱۹۸۸ء

ڈاکٹر عبدالعزیز ساحر، جمیل جالبی کی تحقیقی اور تدوینی خدمات کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> "ڈاکٹر جمیل جالبی تحقیق اور تدوین کی سنگلاخ وادی میں اترے تو نہ صرف اپنے لئے ایک منفرد راستے کا تعین کیا بلکہ تازہ واردانِ بساطِ تحقیق کے لئے نئے امکانات کے چراغ روشن کئے۔ وہ دنیائے تحقیق میں حافظ محمود شیرانی، مولوی محمد شفیع اور مولانا امتیاز علی عرشی کے قبیلے کے فرد ہیں۔" (۲)

ڈاکٹر جمیل جالبی کی تحقیقی و تدوینی تصانیف محض اعداد و شمار یا معلومات کی فراہمی تک محدود نہیں بلکہ انھوں نے مذکورہ دونوں ضوابط میں تنقیدی جمالیات کو بھی ملحوظ رکھا ہے اور ان کی مساعی قاری کو زیر بحث موضوع سے متعلق حتمی محاکے تک رسائی میں معاونت فراہم کرتی ہیں۔ تحقیقی اور تدوینی سرگرمیوں میں ہمہ وقت مشغولیت بعض اوقات محقق کے اسلوب کو خشک اور بے رنگ بنا دیتی ہے۔ جمیل جالبی کی جملہ تحقیقی و تدوینی تصانیف میں یہ نقص موجود نہیں۔

دیوانِ حسن شوقی، جمیل جالبی کی تنقیدی اور تدوینی دلچسپی کا قابلِ اعتبار نمونہ ہے۔ شوقی اپنے عہد کا نمائندہ شاعر تھا لیکن کسی کو اس کی منتشر شاعری کو یک جا کرنے کا خیال نہیں آیا۔ جمیل جالبی نے اس فراموش کردہ شاعر کے کلام کو متعدد ماخذوں کو بروئے کار لاتے ہوئے جمع کیا۔ متعدد شاعرانہ خصوصیات کی بنا پر شوقی کی شاعری اہم قرار پاتی ہے۔ جمیل جالبی نے متعدد مخطوطات اور قدیم متون کے مطالعے، موازنے اور محاکے کے بعد مذکورہ دیوان مرتب کیا۔ اس قدیم شاعر کی شاعری کے مشکل الفاظ کی فرہنگ ترتیب دی۔

اس سلسلے میں جمیل جالبی لکھتے ہیں:

''حسن شوقی کی زبان اس زمانے کے دکن کی عام بول چال کی زبان ہے۔اس میں ان تمام بولیوں اور زبانوں کے اثرات کی ایک کھچڑی سی پکی دکھائی دیتی ہے جو آئندہ زمانے میں ایک جان ہو کر اردو کی معیاری شکل متعین کرتے ہیں۔''(۳)

ڈاکٹر وحید قریشی، ڈاکٹر جمیل جالبی کے طریقہ تحقیق کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''جمیل جالبی تحقیق میں پروفیسر شیرانی کے طریق کار سے بہت متاثر ہیں۔لسانی تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ دکن کی تاریخ بھی ان کے پیش نظر ہے اور وہ دونوں کی روشنی میں نتائج ترتیب دیتے ہیں۔'' (۴)

افسر صدیقی امروہوی نے جمیل جالبی کے مرتبہ ''دیوان نصرتی'' کو ایک قیمتی سرمایہ قرار دیا ہے۔(۵)

''دیوانِ نصرتی'' پہلے سہ ماہی صحیفہ لاہور، شمارہ ۶۱/ اکتوبر ۱۹۷۲ء میں شائع ہوا۔بعد میں اسے کتابی صورت میں لاہور سے قوسین نے شائع کیا۔نصرتی گیارھویں صدی ہجری کا ایک اہم شاعر ہے۔اس کے مذکورہ دیوان کی اشاعت سے پہلے اس کی ساری شہرت بحیثیت مثنوی نگار شاعر کی تھی۔اس کی غزل گوئی میں اس کے عہد کے سارے رجحانات کے عکس ملتے ہیں۔اس نے غزل کے مخصوص موضوعات کو نو بہ نو انداز سے بیان کیا ہے۔غزلوں کی طرح نصرتی کا قصیدہ بھی اس کی انفرادیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ڈاکٹر جمیل جالبی اس کی شاعری کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''اگر دکن کی یہ سلطنتیں باقی رہتیں اور دکنی ادب کا یہ روپ قائم رہتا تو آج بھی نصرتی قدیم ادب کا سب سے بڑا شاعر قرار پاتا۔''(۶)

''مثنوی کدم راؤ، پدم راؤ'' کا شمار اردو کی قدیم مثنویوں میں ہوتا ہے۔ڈاکٹر جمیل جالبی نے اسے ۱۹۷۳ء میں مرتب کیا۔اس مثنوی کی بہترین تدوین کرنے پر سندھ یونیورسٹی نے ڈاکٹر جمیل جالبی کو ڈی لٹ کی سند تفویض کی۔اس مثنوی کے قدیم متن کی بصورت مخطوط بابائے اردو تک ترسیل کا مفصل احوال مشفق خواجہ نے اپنے مضمون ''مثنوی کدم راؤ پدم راؤ'' میں درج کیا ہے۔'' (۷)

بابائے اردو کی عدیم الفرصتی کی وجہ سے اسے مرتب کرنے کی ذمہ داری ڈاکٹر جمیل جالبی کو سونپی گئی۔جمیل جالبی نے بڑی محنت اور جانفشانی سے اس مثنوی کو مرتب کیا۔جمیل جالبی نے اس مثنوی کے متن سے پہلے مفصل اور مربوط مقدمہ لکھا۔وہ لکھتے ہیں:

''مثنوی کدم راؤ پدم راؤ کا دنیا میں ایک ہی معلوم نُسخہ ہے جو انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی کے کتب خانہ خاص میں محفوظ ہے۔یہ واحد نسخہ بھی ناقص ہے۔بیچ بیچ میں سے اکثر

صفحات غائب ہیں اور آخر میں بھی مثنوی کے کم از کم دو تین صفحات کم معلوم ہوتے ہیں۔
اس وجہ سے کاتب کے نام اور سنہ کتابت کا بھی پتہ نہیں چلتا۔" (۸)

صُوری حوالے سے مثنوی کے اس ناقص نسخے کی تصحیح خاصا مشکل کام تھا لیکن جمیل جالبی نے عرق ریزی سے اس مثنوی کے تمام نقائص کو دور کر کے زیورِ طبع سے آراستہ کرنے کے قابل بنایا۔"مثنوی کے دیباچے میں ڈاکٹر جالبی نے اس کے زمانہ تصنیف پر تفصیلی بحث کی۔کہانی کا خلاصہ دیا اور اس کا تفصیلی لسانی تجزیہ بھی کیا۔لسانی تجزیے میں انھوں نے نظامی کی زبان پر دیگر زبانوں کے اثرات کی بھی نشان دہی کی۔ انھوں نے فخر دین نظامی کی زبان و بیان کے رویوں کو موجود اور مروج قواعد کے اصول وضوابط کے تناظر میں رکھ کر دیکھنے کی کوشش کی۔" (۹)

مشفق خواجہ لکھتے ہیں:

"اس مثنوی سے اردو زبان کے ارتقا کے ابتدائی مراحل کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے اور اس کا مطالعہ اس مقصد کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔۔۔جمیل جالبی نے مثنوی کو تدوین کے جدید اصولوں کے مطابق مرتب کیا ہے۔" (۱۰)

پرانے متون سے بالعموم قارئین بصد شوق رغبت نہیں رکھتے۔اس وجہ سے اس طرح کے تحقیقی کاموں میں دلچسپی برقرار رکھنے کا کچھ نہ کچھ سامان کرنا پڑتا ہے۔جمیل جالبی نے اس وجہ سے اپنے اسلوب کو زیادہ ثقیل نہیں بنایا۔مولوی عبدالحق کی طرح جمیل جالبی کا اسلوب بھی سادگی کی صفت سے متصف ہے۔کتاب کے آخر میں توضیحات کی فراہمی کے سلسلے میں جامع فرہنگ کا اندراج کیا گیا ہے جس سے متن کی مشکلات کی تفہیم میں سہولت رہتی ہے۔کتاب میں دو ضمیمے بھی شامل ہیں۔ایک میں سلاطین بہمنی کے بارے میں معلومات ہیں اور دوسرے میں مثنوی میں مذکور شخصیات کا احوال ہے۔ڈاکٹر جمیل جالبی نے اس مثنوی کی تدوین پر سات برس صرف کیے ہیں۔ڈاکٹر وحید قریشی نے اس مثنوی کی اشاعت کو اہم علمی کارنامہ قرار دیا ہے۔ (۱۱)

قدیم متون کی تدوین کے ضمن میں جمیل جالبی کا ایک اہم ادبی کارنامہ "قدیم اردو کی لغت" ہے۔ یہ تدوینی کام اگرچہ براہِ راست متن کی تدوین سے متعلق نہیں لیکن اس کا سارا مواد قدیم متون کے مختلف اجزا سے ترتیب دیا گیا ہے۔"قدیم اردو کی لغت" ڈاکٹر جمیل جالبی کا ایک ایسا کارنامہ ہے جو الفاظ کی فراہمی سے لے کر ان کے معانی کے تعین تک کے مراحل میں ان کی دقتِ نظری اور دیدہ وری کا آئینہ دار ہے۔ انھوں نے تین صدیوں پر پھیلے اردو ادب کے سرمائے کی تفہیم اور معنوی تعبیر کے سلسلے میں اس لغت کو مرتب کیا۔ (۱۲) "قدیم اردو کی لغت" کو مرکزی اردو بورڈ، لاہور نے دسمبر ۱۹۷۳ء میں شائع کیا۔اس کتاب کا تعارف اشفاق احمد کا لکھا ہوا ہے۔

اشفاق احمد لکھتے ہیں:

''اس لغت کے مطالعے سے یہ بات بھی قاری کے سامنے آئے گی کہ ہمارے اسلاف لفظوں کو کس تلفظ سے ادا کرتے تھے۔ان کی املا کیا تھی، ان کے اصول وقواعد کیا تھے اور پاکستان کی علاقائی زبانوں نے اردو زبان کی ابتدائی تشکیل میں کیا کردار ادا کیا تھا۔'' (۱۳)

'قدیم اردو کی لغت'' کا پیش لفظ ڈاکٹر جمیل جالبی نے لکھا ہے ۔اس پیش لفظ میں انھوں نے اس کتاب کی ترتیب کے محرکات کو بیان کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

''تاریخ ادب پر کام کرتے ہوئے مجھے سینکڑوں مخطوطات اور بیاضوں کے صحراؤں سے گزرنا پڑا۔ دوران مطالعہ اکثر ایسے لفظوں سے واسطہ پڑا جو میرے لئے اجنبی تھے۔ میں ان لفظوں کو ایک کاپی میں لکھ لیتا اور پھر سیاق وسباق مختلف لغات کی مدد سے اور اہل علم سے گفتگو کرنے کے بعد جب ان لفظوں کے معنی متعین ہو جاتے تو ان کے سامنے لکھ دیتا۔ کچھ عرصے بعد میں نے یہ کیا کہ ہر وہ لفظ جو قدیم ادب میں استعمال ہوا، اسے معنی اور حوالے کے ساتھ ایک کارڈ پر لکھ کر رکھ لیتا یہ کام ۱۹۶۱ء میں شروع ہوا اور ۱۹۷۱ء میں ختم ہوا۔ جب کام ختم ہوا تو تقریباً اٹھارہ ہزار الفاظ کا ذخیرہ میرے پاس تھا۔'' (۱۴)

نویں صدی سے بارہویں صدی ہجری کے دورانیے میں مستعمل زبان وبیان کے اسالیب کی تفہیم، آسان کام نہ تھا۔ الفاظ کے معانی کی کھوج میں تہذیب وتمدن کے مطالعات بھی ضروری قرار پاتے ہیں۔ ڈاکٹر جمیل جالبی نے الفاظ اور ان کے معانی کے اندراج میں مخصوص دور کی تہذیب کو بھی پیش نظر رکھا اور اس عہد کے دو سو قلمی مخطوطات اور قدیم مطبوعات کا گہری نظر سے مطالعہ کیا۔ مشفق خواجہ کے بقول:

''لغت نویس عام طور پر اپنے پیش رووں کے چراغ سے چراغ جلاتے ہیں لیکن مذکورہ صورت حال کے پیش نظر جالبی صاحب کے لئے اس قسم کی کوئی سہولت موجود نہ تھی۔ بعض دکنی کتابوں میں فرہنگیں ضرور ملتی ہیں، لیکن ان میں درج شدہ معانی بڑی حد تک قیاسی ہیں۔ پھر ان فرہنگوں میں الفاظ کے معانی کا تعین کرتے ہوئے فرہنگ کار نے لفظ کے اس استعمال کو پیش نظر رکھا ہے جو اسے اپنی مرتبہ کتاب میں ملا۔ جالبی صاحب نے چونکہ ایک ایک لفظ کو کئی کئی کتابوں میں دیکھا ہے اس لئے ان کے سامنے ہر لفظ کے استعمال کی متعدد مثالیں تھیں جن کی مدد سے انہیں صحیح معنی متعین کرنے میں بڑی آسانی رہی۔'' (۱۵)

ڈاکٹر جمیل جالبی نے اس لغت میں مخصوص عہد کے رسم الخط اور املا کی صورتوں کو بھی پیش نظر رکھا ہے۔ جس کی وجہ سے لفظ کے معنی کی تفہیم میں دقت نہیں ہوتی۔ اس لغت سے چند الفاظ بطور نمونہ درج کیے جاتے ہیں:

آدرش : نمونہ، مثال

آدرش	:	آئینہ، شرح
بھوج	:	بازو
بھوجن	:	کھانا، رزق
پاتال	:	طبقات الارض میں سے ساتواں طبقہ
پاکھنڈی	:	لڑنے والا، دھوکا باز

☆☆☆☆☆

حوالہ جات

(۱) عبدالعزیز ساحر، ڈاکٹر: ڈاکٹر جمیل جالبی ......شخصیت اور فن اسلام آباد۔اکادمی ادبیات پاکستان، ۲۰۰۷ء، ص ۱۱

(۲) ایضاً، ص ۴۰

(۳) جمیل جالبی، ڈاکٹر: دیوان حسن شوقی۔کراچی، انجمن ترقی اردو پاکستان، بار اوّل، ۱۹۷۱ء، ص ۴۹

(۴) وحید قریشی، ڈاکٹر: ڈاکٹر جمیل جالبی ......ایک مطالعہ۔مرتب گوہر نوشاہی، لاہور، ادارہ فروغ اردو ۱۹۹۳ء، ص ۲۶۳

(۵) افسر صدیقی امروہوی: ڈاکٹر جمیل جالبی ......ایک مطالعہ۔مرتب گوہر نوشاہی، لاہور، ادارہ فروغ اردو ۱۹۹۳ء، ص ۲۷۲

(۶) جمیل جالبی، ڈاکٹر: دیوان نصرتی ۔مرتب لاہور، قوسین ۱۹۷۲ء، ص ۱۵

(۷) مشفق خواجہ: ڈاکٹر جمیل جالبی ......ایک مطالعہ۔مرتب گوہر نوشاہی، لاہور، ادارہ فروغ اردو ۱۹۹۳ء، ص ۲۲۸

(۸) جمیل جالبی، ڈاکٹر: مثنوی نظامی المعروف بہ مثنوی کدم راؤ پدم راؤ، کراچی، انجمن ترقی اردو پاکستان، ۱۹۷۳ء، ص ۱۰

(۹) عبدالعزیز ساحر، ڈاکٹر: ڈاکٹر جمیل جالبی ......شخصیت اور فن۔اسلام آباد، اکادمی ادبیات پاکستان، ۲۰۰۷ء، ص ۸۸

(۱۰) مشفق خواجہ: ڈاکٹر جمیل جالبی ......ایک مطالعہ۔ص ۲۵۱

(۱۱) وحید قریشی، ڈاکٹر: ڈاکٹر جمیل جالبی ......ایک مطالعہ۔ص ۲۵۴

(۱۲) عبدالعزیز ساحر، ڈاکٹر: ڈاکٹر جمیل جالبی ......شخصیت اور فن۔ص ۹۱

(۱۳) اشفاق احمد: قدیم اردو کی لغت۔(تعارف) لاہور، مرکزی اردو بورڈ ۱۹۷۳ء، ص ن

(۱۴) جمیل جالبی، ڈاکٹر: قدیم اردو کی لغت ۔ص ۷

(۱۵) مشفق خواجہ: ڈاکٹر جمیل جالبی ......ایک مطالعہ۔ص ۴۲۳